حق و باطل میں امتیاز کیلئے خاص دعائیں کرو

(فرمودہ ۱۲- فروری ۱۹۱۵ء)

حضور نے تشہّد' تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

انسان کی زندگی اور اس کی زیست جس طرح مختلف جسمانی اشیاء پر منحصر ہے ایسے ہی ہستی باری تعالیٰ بھی انسان کی زندگی کے قیام کا ذریعہ ہے- میری مراد اس سے یہ ہے کہ:-

ہر ایک انسان پر دنیا میں ضرور مشکلات آتی ہیں اور اسے طرح طرح کی دقّتیں پیش آتی ہیں اور اس کے کاموں میں رکاوٹیں پیش آتی ہیں ایسے وقت میں دوسری دنیاوی چیزیں جو انسانی زندگی کے قیام کا ذریعہ ہیں مثلاً ہوا' پانی' کھانا' لباس' سورج' رات' دن یہ ایک دہریہ کو بھی حاصل ہیں- اور ان سے ایک خدا کا منکر بھی ایسا ہی فائدہ حاصل کرتا ہے جیسے ایک خدا کا ماننے والا اور اس کی صفات پر ایمان رکھنے والا- تو جب انسان پر مشکلات آئیں اور اسے تکلیفوں کا سامنا ہوتا ہے تو خدا کا نہ ماننے والا اس کی قدرتوں' اس کی نصرت' تائید اور اعانت پر یقین نہ رکھنے والا جب دنیاوی سامانوں کو اپنے ہاتھ سے نکلتے دیکھتا ہے اور جب دنیا کی اشیاء اس کے مخالف ہوجاتی ہیں' تو اس کا دل بیٹھ جاتا ہے' اس کی ہمت پست ہوجاتی ہے' اس کا حوصلہ ٹوٹ جاتا اور وہ ہار جاتا ہے لیکن ایسے وقت میں ایک خدا کا ماننے والا جو جانتا ہے کہ خدا اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے' خدا قادر ہے جب دنیاوی سامان مخالف ہوجاویں تو اس کا دل نہیں بیٹھتا' وہ گھبراتا نہیں- کیوں؟ اس کا خدا پر ایمان ہے- پس خدا کی ہستی پر ایمان انسان کو بہت سی مشکلات سے بچالیتا ہے-

بہت سے نادان لوگ مشکلات اور مصائب کے وقت خودکشی کرلیتے ہیں اور اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کو خدا پر ایمان نہیں ہوتا اور وہ نہیں جانتے کہ کوئی ایسی ہستی بھی ہے جو مشکلات سے بچاسکے اسی لئے اسلام میں خودکشی کو حرام فرمادیا ہے۔ پس اس وقت جب تمام دنیا کی اشیاء انسان کے مخالف ہوجاتی ہیں' ایسے وقت میں خدا ہی ہے جو انسانی دل کو ڈھارس دیتا ہے۔ جب دنیا کے لوگ حق اور صدق کو چھوڑ کر ناراستی اختیار کرلیتے ہیں اور حق کے مخالف ہوجاتے ہیں تو خدا پر ایمان لانے والا جانتا ہے کہ سچے کو کوئی ڈر نہیں۔ تو جب مومن یہ دیکھتا ہے تو اس کے دل سے بے اختیار اَلْحَمْدُ نکلتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لے کہ مولیٰ یہ سب تیرا فضل ہے کہ جب دنیا میرے مخالف ہوگئی تو تیری ہستی پر میری نظر پڑی' تُو ہی میرا مددگار ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور اس کی مہربانی ہے کہ اس نے اپنی ہستی کو ظاہر کرکے اپنے بندوں کو مصائب سے رہائی دی۔

مَیں نے بولنا نہ تھا مجھے ریزش کی وجہ سے کھانسی سے بہت تکلیف ہے چند دن ہوئے مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ مَیں نے مولوی سید سرور شاہ صاحب کو کہلا بھیجا کہ آپ جمعہ پڑھاویں لیکن پھر جلدی سے ایک لڑکے کے ہاتھ کہلا بھیجا ہے کہ مَیں خود ہی پڑھاؤں گا۔ آج میرا ارادہ بولنے کا نہ تھا۔ مَیں نے ایک اشتہار کے چند فقرات سنے ہیں۔ بعض آدمیوں نے یہ مشہور کیا تھا کہ مَیں نے گورنمنٹ کے سامنے ایک درخواست پیش کی ہے کہ مجھے اگر خلیفۃ المسلمین تسلیم کرایا جاوے تو مَیں گورنمنٹ کی بہت مدد کرسکتا ہوں۔ اس پر مَیں نے شائع کیا تھا کہ یہ جھوٹ اور خلافِ واقعہ امر ہے۔ مَیں نے گورنمنٹ سے کوئی ایسی درخواست نہیں کی اور مَیں نے اس کی تردید کردی تھی لیکن وہ انسان جس کا منشاء صداقت کی مخالفت اور اس کا انکار ہو اسے سچی باتوں میں بھی قصور نظر آتا ہے۔ اس نے یہ کہہ دیا۔ خطاب طلب کرنے کیلئے میاں نے عرضی دینے سے انکار کیا ہے یہ تو نہیں لکھا کہ مَیں نے خلیفہ تسلیم کئے جانے کیلئے کوئی عرضی نہیں دی۔

اگر اس کا منشاء مجھے دُکھ پہنچانے کا تھا اور میرے دل میں درد پیدا کرنے کا تھا تو اُسے مبارک ہو کہ ایسا ہوگیا۔ اب اللہ تعالیٰ میرا اور اس کا فیصلہ کرے گا اب سوائے اس کے اور امر نہیں رہا۔ مَیں قسمیں کھاتا ہوں اور اسے جھوٹ قرار دیا جاتا ہے اور اسے فریب اور دھوکابازی پر محمول کیا جاتا ہے۔ مَیں کہتا ہوں کہ مَیں نے گورنمنٹ سے کوئی خطاب خلیفہ وغیرہ

کالے کر کیا کرنا ہے۔ مگر یہ لوگ اسے یہ کہہ کر کہ گورنمنٹ کو عرضی دینے سے انکار نہیں کیا حق و باطل کو ملتبس کر دیتے ہیں۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اور لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کہتا ہوں اور کہتا ہوں کہ مَیں نے ہرگز گورنمنٹ کو اپنے خلیفہ تسلیم کرائے جانے کی کوئی عرضی نہیں دی مگر یہ اسے تقیہ یا توریہ بتاتے ہیں حالانکہ مَیں نے لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ لکھ کر بتادیا تھا۔ اگر مَیں نے ایسا کیا ہو تو مجھ پر لعنت ہو اور اگر مَیں نے ایسا نہیں کیا اور یہ مجھ پر الزام لگایا جاتا ہے تو مجھ پر جھوٹا الزام لگانے والے پر لعنت پڑے گی۔ تو اب میرے مولیٰ سے یہ میری درخواست ہے کہ وہ اس امر کا فیصلہ کرے اور وہ صدق و کذب میں فیصلہ کرکے حق کو باطل سے ممتاز کرے اور جو اس امر میں جھوٹا ہے اس کا جھوٹ ظاہر کردے۔

مَیں نے یہ کہا تھا کہ مولوی محمد علی صاحب نے خواجہ صاحب کو خط لکھا اور پھر اس کے بعد میری کوئی تحریر اس کے خلاف نہیں نکلی۔ اگر کسی تقریر کو ضبط کرنے والے نے بجائے خواجہ کے حضرت صاحب لکھ دیا ہے تو یہ اس کی غلطی ہے۔ مَیں نے یہ نہیں کہا کہ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت صاحب کو ایسا خط لکھا کہ میری تحریر ہی ہے اور مَیں نے یہی کہا ہے کہ مولوی صاحب نے خواجہ کمال الدین صاحب کو اس طرح کا خط لکھا تھا۔ مَیں اس خدا کی قسم کھاتا ہوں جس نے نبی کریم ﷺ کو بھیجا۔ اس خدا کی قسم جس کا فرستادہ حضرت مسیح موعودؑ تھا۔ اس خدا کی قسم قرآن جس کا کلام ہے۔ حضرت مسیح موعود نے یہ فرمایا تھا کہ مولوی محمد علی صاحب نے ایک اس قسم کا خط لکھا ہے آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ کس کو لکھا۔

پھر حضرت صاحب نے فرمایا کہ:- ایسا لکھنے والا احمق ہے وہ بیوقوف ہے وہ نہیں دیکھتا کہ مہمان تو یہاں (ان دنوں حضرت مسیح موعودؑ لاہور میں تشریف فرماتھے) آرہے ہیں۔ قادیان میں اب جاتا کون ہے اُسے چاہیئے تھا کہ وہ لاہور اور قادیان کا خرچ جمع کرکے دیکھتا کہ کتنا ہے۔ پھر فرمایا کہ خدا نے مجھے بتلایا ہے کہ لنگر جب تک تمہارے ہاتھ میں ہے چلتا رہے گا۔ اگر مَیں اسے ان کے ہاتھ میں دے دوں تو یہ چند دنوں میں ہی بند ہوجاوے۔ میں کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ یہ قسم کھالیں کہ ہم نے کبھی ایسا نہیں لکھا یا یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے یونہی کہہ دیا تھا ہم نے کوئی نہیں لکھا۔ پس فیصلہ کا آسان طریق یہی ہے۔ ہمارا

خدا زندہ خدا ہے۔ وہ قادر ہے اسے طاقت ہے جو چاہے کرے۔ وہ ہر ایک امر کا آسانی سے فیصلہ کردیتا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں۔ مَیں بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کا فیصلہ صادر فرمائے اور حق کو حق اور باطل کو باطل ظاہر کردے۔ مَیں کسی کو بددعا نہیں دیتا بلکہ میرا مذہب تو یہ ہے کہ جب تک خداتعالیٰ کی طرف سے اجازت نہ ملے یا خداتعالیٰ کوئی کلمہ زبان سے نہ نکلوادے (یعنی زبان پر بے ساختہ کلمات جاری نہ ہوجائیں) تب تک بددعا کرنا ناجائز ہے۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ خداتعالیٰ حق کو باطل سے الگ کردے' خواہ کسی طریق سے ہو۔

مجھ پر حملے کرتے ہیں۔ مَیں کہتا ہوں میں نے کب اپنے آپ کو پاک کہا ہے۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ میری خدمات ایسی ہیں۔ خداتعالیٰ نے یہ ایک خدمت میرے سپرد کردی ہے مَیں نے اس سے اس کی درخواست نہیں کی۔ خدا نے مجھے خود خلیفہ بنادیا۔ خداتعالیٰ نے مجھے قبل از وقت ایسی خبریں بتلائیں جو بتلاتی تھیں کہ مَیں خلیفہ ہوں گا۔ بعد میں بھی اس نے مجھے ڈھارس دی کہ مَیں حق پر ہوں۔ مَیں نے اگر اپنی خلافت دھوکے سے منوائی ہے تو آئیں فیصلہ کرلیں۔ اگر یہ فیصلہ کیلئے بھی نہ آویں تو خدا خود فیصلہ کرے گا۔ مَیں نے ان تمام لوگوں کو جن کو میرے ساتھ تعلق ہے اور جنہوں نے میری بیعت صداقت اور صدق دل سے کی ہے نفاق اور شرارت سے نہیں کی' کہتا ہوں کہ وہ ساتھ مل کر دُعا کریں کہ خداتعالیٰ حق کو باطل سے علیحدہ کردے۔ چالیس دن تک وہ اس دعا میں لگے رہیں۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ بددعا کسی کیلئے نہ کریں۔ خداتعالیٰ سے یہ طلب کرو کہ وہ خود صادق کو کاذب سے الگ کردے اور ان میں فرق کردے۔ اگر خلافت حق ہے تو اسے قائم کردے اور دشمنوں کو ذلیل کرے۔

پھر خدا ایسے سامان کردے کہ حق و باطل علیحدہ ہوجاوے۔ چالیس دن میں نے اس لئے کہا ہے کہ چالیس کا عدد تکمیل کو چاہتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ سے تیس رات کا وعدہ فرمایا لیکن پھر دس روز بڑھا کر چالیس کو پورا کردیا۔ پس چالیس دن تک دُعا میں لگے رہیں۔ بددعا نہ کریں بلکہ دعا کریں کہ خداتعالیٰ جلد حق کو باطل سے جدا کرکے جھوٹوں کا جھوٹ ظاہر کردے۔

خداتعالیٰ اپنی تمام محبوب چیزوں کے واسطہ سے' اپنے پیارے رسول ﷺ کے واسطہ سے اور اپنے کلام برحق قرآن کریم کے واسطہ سے' وہ قدوس ہے اپنی قدوسیت کے واسطہ سے' وہ سبحان ہے' وہ صادق ہے' وہ صدق کو چاہتا ہے' وہ اپنی تمام صفات پاک کے طفیل

سے، پھر اپنے پیارے مسیح موعودؑ کے طفیل سے حق و باطل میں فیصلہ کرے تا کہ دنیا کو صدق وکذب کا پتہ لگ جاوے۔ بہت مباحث ہو چکے ہیں اب بات حد سے بڑھ رہی ہے خدا خود کوئی فیصلہ صادر فرمائے۔ خدا کی آواز آسمان سے نہیں آیا کرتی بلکہ زمین پر ہی کشوف اور الہامات کے ذریعہ سے وہ حق ظاہر کردیتا ہے۔ سو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ خداتعالیٰ نے میری تائید اس طرح بھی کی۔ اور کئی سو مومنوں کو بذریعہ الہامات و کشوف و رؤیاء صادقہ میری خلافتِ حقّہ کی خبر دی۔ ہاں ایک طریق جھوٹے کو ظاہر کردینے کا ہے۔ پس خدا اب یہ نشان بھی دکھلائے۔ خداتعالیٰ نے نشان تو بہت سے دکھلائے لیکن اندھی دنیا نے نہ دیکھا۔ پس خدا خود ایسے طریق سے باطل کی بطالت کو ظاہر کرے کہ لوگوں پر حق روشن ہوجاوے اور دنیا کو پتہ لگ جاوے کہ باطل پر کون ہے۔

(الفضل ۲۵-فروری ۱۹۱۵ء)

۱؎ الفاتحة:۲